بیان جمعہ: فلسطین کے مظلوموں کی پکار

زیر اھتمام: پیراگون سٹی لاہور

فلسطین کے مظلوموں کی پکار

آیت.....

حدیث....

مسند احمد - مسند ابی هريرة

الجزء رقم :١٤، الصفحة رقم:٣٣١

٨٧١٣ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ الْأَزْدِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِثَوْبَانَ : " كَيْفَ أَنْتَ يَا ثَوْبَانُ إِذَا تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ كَتَدَاعِيكُمْ عَلَى قَصْعَةِ الطَّعَامِ تُصِيبُونَ مِنْهُ ". قَالَ ثَوْبَانُ : بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا ؟ قَالَ : " لَا، بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنْ يُلْقَى فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهَنُ ". قَالُوا : وَمَا الْوَهَنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : " حُبُّكُمُ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَتُكُمُ الْقِتَالَ ".

حضرت ابو هریره رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثوبان سے کہتے ہوئے سنا کہ ۔۔۔۔

"قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹتے ہیں، وہ بات کر کے رکے تو ایک پوچھنے والے نے پوچھا: کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟

انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم اس وقت بہت بڑی تعداد میں ہو گے مگر تمہارے دلوں میں وہن ڈال دیا جائے گا۔

پوچھنے والے نے پھر پوچھا: حضرت وہن کیا چیز ہے؟

انہوں نے فرمایا: یہ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے۔'

شعر.......

مفاہمت نہ سکھا جبر ناروا سے مجھے۔۔۔۔

میں سر بکف ہوں لڑا دے کسی بلا سے مجھے

فلسطین وہ ارض مقدسہ کہ جسے انبیاء کرام کا مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ وہ پاک دھرتی کہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کی امامت کی اور ''امام الانبیاء'' کا لقب پایا۔ وہ خطہ ارض جہاں مسلمانوں کا قبلہ اول ہے۔ یہ شہر مسلمانوں کے لیے بہت مقدس ہے اور آج مسلمانوں کا قبلہ اول جو مسلمانوں کی عظمت کا گواہ ہے آج مسلمانوں کے خون سے رنگین ہوا پڑا ہے۔ رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں جہاں پورا عالم اسلام اپنے رب کی عبادت میں مصروف تھا وہیں فلسطینی مسلمان بھی مسجد اقصیٰ میں اپنے رب کے حضور سجود و عبادت میں مصروف تھے تو ایسے میں اسرائیل کی ظالم فوج مسجد میں داخل ہوئی اور فلسطینیوں پہ گولیاں چلانے لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ارض مقدسہ جس کو مسلمانوں کی عبادات کا مرکز ہونا تھا مسلمانوں کے خون سے رنگین ہو گیا۔ یہ کوئی تاریخ میں پہلی بار فلسطینیوں پہ ظلم کے پہاڑ نہیں توڑے گئے بلکہ پچھلے 73 سالوں سے مظلوم فلسطینی اسرائیل کی ظلم و بربریت کا شکار ہیں۔ فلسطین وہ علاقہ ہے جو لبنان اور مصر کے درمیان تھا لیکن اب اس شہر کے بیشتر علاقوں پر اسرائیل کا قبضہ ہو چکا ہے۔ 15 مئی 1948 سے قبل تو سارا علاقہ فلسطین کہلاتا تھا پھر اس دن کے بعد سے اس پر انگریزوں اور فرانسیسیوں نے قبضہ کر لیا۔ دراصل فلسطین پر قبضہ تو 1948 میں ہوا پر اس پر قبضے کی شروعات بہت پہلے ہی ہو گئی تھی۔ 26 اپریل 1916 کو برطانیہ، فرانس اور روس میں معاہدہ ہوا کہ فلسطین میں بین الاقوامی حکومت قائم کی جائے اور 1917 میں برطانیہ نے یہ بات ظاہر کی کہ وہ فلسطین میں یہودیوں کے لیے ایک ملک قائم کرنا چاہتا ہے۔ بس اس دن سے ہی فلسطین کے بیشتر علاقوں پر اسرائیل کی جانب سے ناجائز قبضہ کر لیا گیا۔ فلسطین کا دارالحکومت بیت المقدس تھا اس پر بھی 1967 میں اسرائیل نے قبضہ کیا۔ اسرائیلی اس شہر کو یروشلم کہتے ہیں۔ قبضے کے دن سے لے کر آج تک اسرائیلی فلسطینی مسلمانوں پر ہر قسم کی دہشت گردی کر کے معصوم فلسطینیوں کا بے تحاشا خون بہا چکے ہیں اور بہا رہے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے: ''وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ اور مومنوں یہ نہ سمجھنا کہ یہ ظالم جو کام کر رہے ہیں اللہ ان سے بے خبر ہے وہ ان کو اس وقت تک مہلت دے رہا ہے جب کہ دہشت کے سبب آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور لوگ سر اٹھائے ہوئے میدان قیامت کی طرف دوڑ رہے ہونگے، ان کی نگاہیں خود کی طرف لوٹ نہ سکیں گی اور ان کے دل مارے خوف کے ہوا ہو رہے ہونگے''۔ (ابراھیم: 43-42)

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے: ''

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۞ کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے جو فیصلہ یہ کرتے ہیں برا ہے"۔(العنکبوت:4)

2018 کا سال تو یاد ہوگا ہی اگر نہیں یاد تو اب کر لیں یہ وہ سال تھا جس میں ارض مقدس مظلوم فلسطینیوں کے خون سے رنگ دی گئی تھی۔اس سال اسرائیل نے ظلم و بربریت کے پہاڑ ڈھانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔ تین سو سے زائد فلسطینی شہید ہوئے تھے۔اگر دیکھا جائے تو قصور اپنوں کا بھی ہے کیونکہ فلسطین کے معاملے کو لے کر کم از کم دنیا کے تمام مسلم ممالک کو یکجان ہونا چاہیے تھا اور دنیا کے سامنے اپنے مسلمان بہن بھائیوں کے خون کا اور مقدس مقامات پر اسرائیلیوں کے قابض ہونے کا مقدمہ لڑنا چاہیے تھا۔ اقوام متحدہ کو اس پر ہونے والے ظلم کے خلاف جھنجھوڑنا چاہیے تھا۔اسرائیل کو قبول نہیں کرنا چاہیے تھا۔فلسطین کے ساتھ ساتھ کشمیریوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف بھی بھرپور آواز اٹھانی چاہیے تھی پر افسوس بہت سے مسلم ممالک نے مظلوم فلسطینیوں کے قاتل اسرائیل کو نا صرف قبول کیا بلکہ آج امت مسلمہ کے بدترین دشمنوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات بھی قائم کر لئے اور اللہ تعالی کے ارشاد کے کو پس پشت ڈال دیا۔

ارشاد خداوندی ہے

لَـتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّـلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

تم یہ بات ضرور محسوس کر لوگے کہ مسلمانوں سے سب سے سخت دشمنی رکھنے والے ایک تو یہودی ہیں،اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو (کھل کر) شرک کرتے ہیں۔سورۃ نمبر 5 المائدۃ آیت نمبر 82

آج جہاں فلسطین دنیا کے تمام مسلمانوں کی جانب مدد کے لیے دیکھ رہے ہیں اور انہیں اپنی مدد کے لیے پکار رہے ہیں تو وہیں کچھ مسلم ممالک فلسطین سے دور کھڑے ہو چکے ہیں انھیں فلسطین سے کسی قسم کی کوئی غرض باقی نہیں رہی۔ان کے لیے مظلوم فلسطینیوں کا بہتا ہوا خون کوئی اہمیت نہیں رکھتا حالانکہ ارشادِ باری تعالی ہے:"

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۞

یہودی اور عیسائی تم سے ہر گز راضی نہ ہونگے جب تک تم ان کے طریقے پہ نہ چلنے لگو صاف کہہ دو کہ راستہ بس وہی ہے جو اللہ نے بتایا ہے،ورنہ اگر اس علم کے جو تمھارے پاس آ چکا ہے تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار تمھارے لیے نہیں ہے"۔(البقرہ:120)

جبکہ یہودیوں سے دوستی قائم کرنے والوں کے بارے قرآن کا کھلا اعلان ارشاد ہوا ہے: ‘‘

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم کر دیتا ہے‘‘۔(المائدہ: 51)

فلسطینی عوام دنیا کی مظلوم ترین عوام بنتی جارہی ہے۔ انسانی حقوق کی جو دھجیاں فلسطین میں آج اڑائی جارہی ہیں وہ دنیا کے ان مملک کے چہرے پہ بدنما داغ ہے جو اگر مل بیٹھیں تو سارے مسئلے حل ہو جائیں۔ اب وقت آچکا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ سب مل کر اپنے آپس کے اختلافات بھلا کر فلسطین کی مدد کے لیے کوششیں کریں اور اپنے مسلمان بہن بھائیوں کو اسرائیلی دشمنوں کے چنگل سے آزاد کروایں تاکہ فلسطین کی آنے والی نسلیں آزاد فضاؤں میں سانس لے سکیں۔

آپ کے بچے بھلے آپ سے پوچھیں یانا پوچھیں، آپ انہیں یہ ضرور بتایا کیجیئے کہ ہم فلسطین سے اس لیئے محبت کرتے ہیں کہ :

01: یہ فلسطین انبیاء علیہم السلام کا مسکن اور سرزمین رہی ہے۔

02: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فلسطین کی طرف ہجرت فرمائی۔

03: اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو اس عذاب سے نجات دی جو ان کی قوم پر اسی جگہ نازل ہوا تھا۔

04: حضرت داؤود علیہ السلام نے اسی سرزمین پر سکونت رکھی اور یہیں اپنا ایک محراب بھی تعمیر فرمایا۔

05: حضرت سلیمان علیہ اسی ملک میں بیٹھ کر ساری دنیا پر حکومت فرمایا کرتے تھے۔

06: چیونٹی کا وہ مشہور قصہ جس میں ایک چیونٹی نے اپنی باقی ساتھیوں سے کہا تھا "اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں گھس جاؤ" یہیں اس ملک میں واقع عسقلان شہر کی ایک وادی میں پیش آیا تھا جس کا نام بعد میں "وادی النمل—چیونٹیوں کی وادی" رکھ دیا گیا تھا۔

07: حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب بھی اسی شہر میں ہے۔

08: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی ملک کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اس مقدس شہر میں داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے اس شہر کو مقدس اس شہر کے شرک سے پاک ہونے اور انبیاء علیہم السلام کا مسکن ہونے کی وجہ سے کہا تھا۔

09:اس شہر میں کئی معجزات وقوع پذیر ہوئے جن میں ایک کنواری بی بی حضرت مریم کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ بھی ہے۔

10: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اُن کی قوم نے قتل کرنا چاہا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں اسی شہر سے آسمان پر اُٹھا لیا تھا۔

11: ولادت کے بعد جب عورت اپنی جسمانی کمزوری کی انتہاء پر ہوتی ہے ایسی حالت میں بی بی مریم کا کھجور کے تنے کو ہلا دینا بھی ایک معجزہ الٰہی ہے۔

12: قیامت کی علامات میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر واپس تشریف اسی شہر کے مقام سفید مینار کے پاس ہو گا۔

13: اسی شہر کے ہی مقام باب لد پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح دجال کو قتل کریں گے۔

14: فلسطین ہی ارض محشر ہے۔

15: اسی شہر سے ہی یاجوج وماجوج کا زمین میں قتال اور فساد کا کام شروع ہو گا۔

16: اس شہر میں وقوع پذیر ہونے والے قصوں میں سے ایک قصہ طالوت اور جالوت کا بھی ہے۔

17: فلسطین کو نماز کی فرضیت کے بعد مسلمانوں کا قبلہ اول ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ہجرت کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام دوران نماز ہی حکم ربی سے آقا علیہ السلام کو مسجد اقصیٰ (فلسطین) سے بیت اللہ کعبہ مشرفہ (مکہ مکرمہ) کی طرف رخ کرا گئے تھے۔ جس مسجد میں یہ واقعہ پیش آیا وہ مسجد آج بھی مسجد قبلتین کہلاتی ہے۔

18: حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم معراج کی رات آسمان پر لے جانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے یہاں بیت المقدس (فلسطین) لائے گئے۔

19: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اقتداء میں انبیاء علیہم السلام نے یہاں نماز ادا فرمائی۔ اس طرح فلسطین ایک بار پھر سارے انبیاء کا مسکن بن گیا۔

20: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی بنائی گئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسی؟ (مسجد بنائی گئی تو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس برس کا اور تو جہاں بھی نماز کا وقت پالے، وہیں نماز ادا کرلے پس وہ مسجد ہی ہے۔

21: وصال حبیبنا صل اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ارتداد کے فتنہ اور دیگر

کئی مشاکل سے نمٹنے کیلئے عسکری اور افرادی قوت کی اشد ضرورت کے باوجود بھی ارض شام (فلسطین) کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیار کردہ لشکر بھیجنا بھی ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے۔

22: اسلام کے سنہری دور فاروقی میں دنیا بھر کی فتوحات کو چھوڑ کر محض فلسطین کی فتح کیلئے خود سیدنا عمر کا چل کر جانا اور یہاں پر جا کر نماز ادا کرنا اس شہر کی عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔

23: دوسری بار بعینہ معراج کی رات بروز جمعہ 27 رجب 583 ھجری کو صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں اس شہر کا دوبارہ فتح ہونا بھی ایک نشانی ہے۔

24: بیت المقدس کا نام قدس قران سے پہلے تک ہوا کرتا تھا، قرآن نازل ہوا تو اس کا نام مسجد اقصیٰ رکھ گیا۔ قدس اس شہر کی اس تقدیس کی وجہ سے ہے جو اسے دوسرے شہروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس شہر کے حصول اور اسے رومیوں کے جبر واستبداد سے بچانے کیلئے 5000 سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش کیا۔ اور شہادت کا باب آج تک بند نہیں ہوا، سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے۔ یہ شہر اس طرح شہیدوں کا شہر ہے۔

25: مسجد اقصیٰ اور بلاد شام کی اہمیت بالکل حرمین الشریفین جیسی ہی ہے۔ جب قران پاک کی یہ آیت (والتین والزیتون وطور سینین وھذا البلد الأمین) نازل ہوئی تو ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے بلاد شام کو "التین" انجیر سے، بلاد فلسطین کو "الزیتون" زیتون سے اور الطور سینین کو مصر کے پہاڑ کوہ طور جس پر جا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ پاک سے کلام کیا کرتے تھے سے استدلال کیا۔

26: اور قران پاک کی یہ آیت مبارک (ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون) سے یہ استدلال لیا گیا کہ امت محمد حقیقت میں اس مقدس سرزمین کی وارث ہے۔

27: فلسطین کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے یہاں پر پڑھی جانے والی ہر نماز کا اجر 500 گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اسرائیلی حکومت نے یکم جولائی سے غرب اردن، وادی اردن اور بحیرہ مردار سمیت فلسطین کے کئی علاقوں کو بتدریج اپنی خود مختاری میں لانے کا عمل شروع کر دیا ہے؟؟

فلسطین میں کھلی دراندازی، سر عام انسانی اقدار کی توہین اور دہشتگردانہ غنڈہ گردی ہو رہی ہے، اعلانیہ ایک ملک دوسرے ملک پر فوجی کارروائی سے قبضہ کر رہا ہے لیکن جمہوریت، انسانیت، اور حقوق وطنیت کے ٹھیکیدار گونگے بہرے بنے بیٹھے ہیں،

اس وقت جبکہ دنیا بھر کو جزوی مسائل میں الجھایا گیا ہے، عالم عربی میں صہیونی ریشہ دوانیاں عروج پر ہیں، لیکن برا ہو اس مغلوب اور شکست خوردہ ذہنیت کا جنھوں نے اپنے اعمال سے یہ ثابت کرر کھا ہے کہ وطنی اور ملکی زیست کے مسائل ان کے لیے سرمایہ ہو چکے ہیں اور بحیثیت مسلم پاسبانئ حرم کے الٰہی فریضے سے وہ منہ موڑ چکے ہیں

جبکہ ایک مومن کے لیے سب سے اولین ترجیحی نقطۂ نگاہ عالم اسلام اور اسلامی دنیا کی مجموعی صورتحال ہونا چاہئے، بحیثیت مسلمان حرمین شریفین، جزیرۃ العرب اور اقصیٰ و فلسطین ہمارے لیے سب سے بڑھ کر سب سے مقدم ہونا چاہئے، اس کے بغیر اسلام کی روحانی نصرتوں کا تصور ایک بڑا دھوکہ ہے، جب سے مسلمانوں نے اپنی عالمی ایمانی اخوت سے منہ موڑ لیا وہ مسلسل رسوائی کے شکار ہو رہے ہیں..

*کیا مسلمانوں تک یہ خبر نہیں پہنچی ہے کہ :

اسرائیل ایک جولائی سے نا صرف فلسطین کے غرب اردن پر قبضہ جمانا شروع کر دیا ہے جس طرف پہلے سے ہی اسرائیل ۱۳۰ سے زائد یہودی بستیاں بنا چکا ہے، بلکہ مسجدِ اقصیٰ کے باب رحمت کو یہودی معبد میں تبدیل کرنے کا منصوبہ تیزی سے آگے بڑھا رہا ہے..

وہیں عربی خطے میں ترکی کے خلاف ایک آگ بھڑکائی جارہی ہے، سعودیہ، امارات اور لیبیا و مصر میں یہ ڈر پھیلایا جارہا ہے کہ ترکی خلافت عثمانیہ کا احیاء کرنے جارہا ہے جس کے بعد ان ممالک کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، یہ کارڈ کھیل کر یہودی لابی عربوں اور ترکوں کو باہم جنگ میں جھونکنے کی تاریخ دوہرا رہی ہے... تاکہ وہ بآسانی القدس پر ہیکل کی تعمیر کر سکے.*

کچھ روز پہلے، ایک جگہ پر مسجدِ اقصیٰ کے امام شیخ عکرمہ کا دو سطری پیغام نظروں سے گزرا تھا جس میں انہوں نے جو کچھ کہا تھا اس کے مطابق :

" مسلمانوں کی مسلسل خاموشی صہیونیوں کو مسجد اقصیٰ پر غلبہ پانے کے لیے حوصلہ دے رہی ہے " یہ پیغام ایک باغیرت مسلمان کو جھنجھوڑ کرر کھ دیتا ہے.

لیکن اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیے کہ ہماری غیرت نے کیا کر دیا ہے ؟

اسقدر دل دہلانے والی ایمانی حمیت کو للکارنے والی صورتحال پر بھی قبرستان سا سناٹا طاری ہے

ہائے رے اسلاف کے نشیمن پر قابض زاغوں، یہ کیسے تم نے خود نشیمن کو روند رکھا ہے ؟، اے عربی مجاہدین کی اولادوں، اے مجاہد ابن مجاہد کے سپوتوں، یہ کیسی بے رخی ہے اپنے قبلہء اول سے، اپنی عالمی ایمانی اخوت سے ؟

"مسجد اقصی کے نام"

مسجد اقصیٰ تری حرمت کے ہم وارث نہیں

ہم تو بس آنسو بہانا جانتے ہیں مرگ پر

ہم ہیں متروک زماں، ہم دربدر، ہم بے اثر

تارک قرآں، زمیں کا بوجھ ہیں ہم بے بصر

تیری حرمت کے امیں عمر (رض) و صلاح الدین تھے

جن کی نظروں سے پگھلتے تھے بتان آزری

جن کے ہاتھوں میں دیئے تھے عرش نے لوح و قلم

جن کے پاؤں چومتی تھی بحر و بر کی سرکشی

جن کی شمشیریں گرجتی تھیں نیاموں میں پڑی

وہ تو سالار زمیں تھے وہ تھے فخر آسماں

ہم کو کیا نسبت ہے ان سے، ہم کہاں اور وہ کہاں

کفر کی زینت سے خیرہ ہے ہماری آرزو

موت سے لرزاں مسلماں طالبان رنگ و بو

ہم تو بس دھوکے میں ڈالے جا چکے مغضوب ہیں

نیل کے صحرا سے تابہ کاشغر معتوب ہیں

ہم تو بس شرمندہء کون و مکاں ارض و سماں

ہم کہ دھتکارے ہوئے، ہارے ہوئے، ہم بے اماں

ہم پہ بے تاثیر ہے ہر نعرہ سر نہاں

ہم پہ بے تاثیر ہے تکبیر بھی تدبیر بھی

ہم پہ بے تاثیر ہے کونین (ص) کی توقیر بھی

مسجد اقصی تری حرمت کے ہم وارث نہیں

تُو پکار اب پھر کسی سالار با کردار کو

کیا خبر تری ندا پر عرش کے روزن کھلیں

کیا خبر نصرت کوئی اترے کہیں افلاک سے

مسجد اقصی ہمیں اب اور آوازیں نہ دے

ہم تو بس آنسو بہانا جانتے ہیں مرگ پر

مرگ حرمت ہو کہ غیرت ہو کہ مرگ آرزو

میں خود بھی مجرم، میں بھی ناکام، میں بھی رسوا، کوئی بھی اس شکست سے فرار نہیں ہو سکتا، کوئی کم کوئی زیادہ سب شریکِ جرم ہیں، یہ سب کی رسوائی ہے، لیکن رسوائی تک پہنچانے والے ظالموں اور کافروں کا ساتھ دینے والے سب ناکام ہو جائیں گے، اللہ کا دین غالب آئے گا، ابابیلیں نہیں انسان ہی آئیں گے، عظیم انسان عظمتوں کی راہوں سے گزر کر آئیں گے، اسلام کا پرچم لہرائیں گے، فضائیں مژدہ سنائیں گی: خیر مبارک ہو، خیر مبارک ہو.

منجانب..

حافظ سہیل ناصر

03008572275